© rasailojaraid.com

اندر سے ایمان ویقین اور اخلاقی اقدار کی لہریں ابھارکر ہماری تمام اخلاقی ومعاشرتی اور طبقاتی ناہمواریوں کا مداوا بن جاتا اور یہ سب کچھ تب ہوتا کہ ہم ایمان ویقین، خدا، رسول، اسلام اور شریعت کو پوری تعلیم کا محور بنادیتے۔ طبعیات، حیاتیات اور نفسیات کی کتابوں کو خدا کے تصور کے دائرہ میں لے آتے سائنس کو مذہب کا خادم بناکر پیش کرتے، مادیات کو آخرت کا وسیلہ قرار دیتے، طالب العلمانہ دور کو نہ صرف تعلیم بلکہ ایک مہذب مسلمان شہری کی تربیت کے لئے غنیمت سمجھ لیتے۔ اس طرح ملک کی تعمیر ہوسکتی۔ انارکی اور جنسی ومادی طغیانیوں میں ڈوبتا ہوا معاشرہ ساحل مراد سے ہمکنار ہوجاتا، تعلیمی پالیسی بامقصد ہونے کی صورت میں اخلاقی تربیت، تہذیب نفس کا ذریعہ بنتی اور پوری قوم کو متحد بناکر اسے اجتماعی عمل اور جدوجہد پر اکساتی اور صحیح معنوں میں ایک اسلامی انقلاب برپا ہوسکتا۔

کراچی کے ہاکس بے پر جو شرمناک واقعہ رونما ہوا، اخباری اطلاعات کی بناء پر اس سے صدر مملکت سے لیکر قوم کے عام افراد تک کی آنکھیں شرم سے نیچی ہوگئیں اور واقعی سینکڑوں جوان لڑکوں کا سینکڑوں لڑکیوں پر ٹوٹ پڑنا اور بھوکے کتوں کیطرح انہیں نوچنا اور جھنجھوڑنا ایک دوسرے پر ہلہ بولنا، الغرض قوم کی شرم وحیاء کا جنازہ اس شان سے ہاکس بے کے ساحل پر سمندر میں ڈبو دینا۔ خود شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ مگر کیا واقعی ہماری نگاہیں شرم سے نیچی ہوگئی ہیں۔ یا شاید یہ بھی ایک رسمی حیاداری کا مظاہرہ ہے۔ ہم ہاکس بے کی حیا باختہ نوجوان پود کو کوستے ہیں، مگر یہ واقعہ تو پوری قوم کی ذہنیت کی غمازی کر رہا ہے۔ تم انہیں کوستے ہو تو اپنی عقل وخرد کا ماتم کیوں نہیں کرتے، تمہیں صرف ان "شریف زادیوں" سے ہمدردی کیوں ہے جو مادر پدر آزاد بن کر آوارہ نسلوں کیلئے سامانِ تفریح بننے ہی کیلئے پکنک منانے تفریحی ساحلوں پر جاتی ہیں، اگر کوسنا ہے تو دونوں کو کوسو اور اگر ہمدردی کے مستحق ہیں تو لڑکیوں کیساتھ لڑکے بھی کہ ہم ہی ان کے اخلاق اور شرم وحیاء کے قاتل ہیں۔ ہم ہی نے انہیں ہوسناکی اور حیوانیت کے اس ہلاکت آفرین راستہ پر ڈال دیا ہے۔ شرم سے آنکھیں نیچی کرنے والے بزرگو! ذرا آنکھیں اٹھاکر تو دیکھو تمہارے تعلیمی اداروں میں کیا پڑھایا جاتا ہے اور کن کن عملی تجربات کی لیبارٹریوں سے قوم کی نئی پود گذاری جارہی ہے۔ اور وہ دیکھو فلم کا پردۂ سیمیں وہ تو "قومی ترقی" میں بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔ اور وہ جب ٹی وی پر نوجوان پود پرانی نسل کی داڑھیاں نوچ رہی ہوتی ہے تو تمہارا جذبۂ غیرت کہاں مرچکا ہوتا ہے۔ اور تمہاری جبین غیرت ریڈیو پر فحش مبتذل گانے سن سن کر اور سنا سنا کر کبھی عرق آلود نہیں ہوتا۔ پھر جب آگ اور پانی کو یکجا کرنے کا نتیجہ اس شکل میں ظاہر ہوجاتا ہے تو تمہاری آنکھیں نیچی ہوجاتی ہیں۔ میری نگاہیں تو اس واقعہ سے نہیں بلکہ عمائدین اور مترفین قوم کے اس اعتراف شرم پر شرم کے مارے جھک گئی ہیں کہ ؎

درمیاں قعرِ دریا تختہ بندم کردہ
بازمی گوئی کہ دامن ترمکن ہشیار باش

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق

© rasailojaraid.com